بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد رضا بریلوی اور ردمرزائیت

دو نقطوں کو ملانے کے لئے متعدد خطوط کھینچے جا سکتے ہیں ،لیکن ان میں سے خط مستقیم صرف ایک ہوگا جو سب کے درمیان ہوگا ،اس میں نہ تو کجی ہوگی اور نہ ہی نشیب و فراز ہوگا ۔اسی طرح اسلام کا نام لینے والے تو بہت سے فرقے ہیں ،لیکن ما انا علیہ واصحابی (جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ،فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کا مصداق اور سلف صالحین کی راہ پر چلنے والے صرف اہل سنت و جماعت ہیں ۔دوسرے فرقے اعتقادی اعتبار سے راہ راست پر قائم نہ رہ سکے ،اور گمراہی ان کا مقدر ہوگئی اور بہت سے تو ایسے ہیں جو حد کفر تک پہنچ گئے ۔اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر عطا فرمائے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ (متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۱۲۱ء) چودھویں صدی کے وہ عظیم عالم اور دنیائے اسلام کے نامور مفتی ہیں ،جنھوں نے اپنی تمام زندگی عقائد اسلامیہ کا پہرہ دیتے ہوئے گزاری ان کا قلم اس دور کے تمام اعتقادی فتنوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے ۔ اسلامی حرمت کے پیش نظر کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے ،ان کے بے لاگ فتووں اور غیرت ایمانی میں ڈوبی ہوئی تنقیدوں کو بعض طبقے شدت سے تعبیر کرتے ہیں ،لیکن انصاف پسند حضرات جب معاملے کی گہرائی تک پہنچتے ہیں ،تو انہیں ان کے فیصلوں پر صادر کرنا پڑتا ہے ۔وہ مرزائیوں اور مرزائی نوازوں میں فرق نہیں کرتے ،اور عموما دونوں کے یکساں احکام بیان کرجاتے ہیں۔

مرزائیوں کا خود ساختہ خدا

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ کفار اور گمراہ فرقے خداوند قدوس وبرحق کو نہیں مانتے اور جس خدا کا وہ ذکر کرتے ہیں ،وہ ان کا خود ساختہ خدا ہے ۔فرماتے ہیں۔

ایک عام بات یہ ہے کہ کفر کیا ہے۔اس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشاد الہی عزوجل ہے ،اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اسے ارشاد الہی نہیں مانتا ،تو ایسے کو خدا سمجھا ہے ،جس کا یہ ارشاد نہیں ہے ،حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ ارشاد ہے ،تو اس نے خدا کو کہاں جانا۔اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے ،تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کی بات جھٹلانا روا ہے اور خدا اس سے پاک ووراء وبلند و بالا ہے ،تو اس نے خدا کو کب جانا۔حال وہی ہوا اتخذ الهه هوه (اس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا ہے) ☆(احمد رضا خان بریلوی ،امام فتاوی رضویہ (مطبوعہ شیخ غلام علی لاہور)ج ۱۲ ،ص ۷۴۸)

مرزائیوں کے خود ساختہ خدا کے کیا اوصاف ہیں ،اس عنوان کے تحت فرماتے ہیں’ قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے جس نے چارسو چھوٹوں کو اپنا نبی کہا ،ان سے جھوٹی پیشن گوئیاں کہلوائیں ،جس نے (حضرت عیسی علیہ السلام)ایسے کو عظیم الشان رسول بنایا ،جس کی نبوت پر اصلا دلیل نہیں ،بلکہ اس کی نفی نبوت پر دلیل قائم ،جو (خاک بدہن ملعوناں)ولد الزنا تھا ،جس کی تین وادیاں ،نانیاں زنا کار کسبیاں،ایسے کو (خدا مانتا ہے)جس نے ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر یہ فخر کی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔

ایسے کو (خدا مانتا ہے جس نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا ،جس نے ایک یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کر کے بھیجا ،جس کے پہلے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا ۔ایسے کو (خدا مانتا ہے)جو اس (حضرت عیسی علیہ السلام)کو ایک بار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے ۔وہ جس نے ایک شعبدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات ،قابل نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیات بینات بتایا ☆(احمد رضا خاں بریلوی امام فتاوی رضویہ ج ۱۲ ،ص ۷۴۲)

مرزا کا چاند ایسا بیٹا جس سے بادشاہ برکت حاصل کریں

ایسے کو (خدا مانتا ہے)جس نے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان میں بھیجا ،مگر اپنی جھوٹ ،فریب ،تمسخر ٹھٹھول کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا ،اس سے کہہ دیا کہ:

تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیاء کا چاند ہوگا ،بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے ۔بروزی بے چارہ اس کے دھوکے میں آ کر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا ،اسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت ورسوائی اوڑھنے کے لئے یہ جل دیا اور جھٹ پٹ میں الٹی یہ کل پھرا دی ،بیٹی بنا دی ،بروزی بے چارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا۔

اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا ۔نہ نبیوں کا چاند بننے دیا ،نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی۔غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اچھالا اور اس پر مزہ یہ کہ عرش پر بیٹھا اس کی تعریفیں گا رہا ہے ☆(احمد رضا خان بریلوی امام فتاوی رضویہ ج ۱۲ ،ص ۷۴۲)

کیا محمدی بیگم کا نکاح اللہ تعالی نے کر دیا

مرزائے قادیانی کی جھوٹی نبوت کو محمدی بیگم کی وجہ سے سخت دھکا لگا ۔بقول مرزا غلام احمد قادیانی اسے الہام ہوا کہ اپنی بہن احمدی بیگم کی لڑکی محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کا پیغام بھیجو۔ بدقسمتی کہ پیغام رد کر دیا گیا ۔مرزا صاحب نے دھمکیاں دیں کہ اگر اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا ،تو اڑھائی سال میں اس کا باپ مرجائے گا اور تین سال میں اس کا شوہر

ہلاک ہوجائے گا یا اس کے برعکس ہوگا ۔اب اس سے آگے امام احمد رضا خاں کا بیان پڑھیے ،فرماتے ہیں:۔

اب قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی ،چٹ بروزی (مرزا) کو وحی پھنڈا دی کہ زوجنا کھا محمدی (بیگم) سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا ۔اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جاسکتی ہے ،یوں جل دے کر بروزی کے منہ سے اسے اپنی منکوحہ چھپوادیا تا کہ وہ حد بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اس کی جورو اور اس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں ،یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہو اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت وخواری و بے عزتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو ،ادھر تو عابد ومعبود کی یہ وحی بازی ہوئی ،ادھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی اور نہ معبود کی ،بروزی جی کی آسمانی جورو سے باہ کر ،ساتھ لے ،یہ جاوہ جا ،چلتا بنا ،ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا ،وہ بھی جھوٹا گیا ،الٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ یہ ہے قادیانی اور اس کا ساختہ خدا ۔کا وہ جانتا تھا یا اب اس کے پیرو جانتے ہیں۔حاش للہ رب العرش عما یصفون ☆(احمد رضا خاں بریلوی ،امام فتاوی رضویہ ،جلد اول ،ص ۴۷۳)

مرزائیوں کے احکام

امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

قادیانی مرتد ،منافق ہیں ،مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے ،اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے ☆(احمد رضا بریلوی ،امام احکام شریعت (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۱۲) قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے ☆(احمد رضا بریلوی ،امام احکام شریعت (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۲۸) قادیانی کو زکوۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے زکوۃ ادا نہ ہوگی ۔☆(احمد رضا بریلوی ،امام احکام شریعت (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۳۹) قادیانی مرتد ہے ،اس کا ذبیحہ محض نجس و مردار حرام قطعی ہے ۔☆(احمد رضا بریلوی ،امام احکام شریعت (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۲۲) مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے ☆(احمد رضا بریلوی ،امام احکام شریعت (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۷۷)

۱۳۳۲ھ میں ایک استفتاء آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح مرزائی سے کر دیا ہے ،حالانکہ اسے علم ہے کہ تمام علمائے اسلام فتوی دے چکے ہیں کہ مرزائی کافر ملحد ہیں ۔اس کے جواب میں امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے ،اس

بناء پر یہ تقریب کی ،تو خود کا فرد مرتد ہے ۔علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ من شک فی عذابه و کفره فقد کفر جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے ،وہ بھی کافر۔اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام ،مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام ،اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام ،اس کی قبر پر جانا حرام ☆(احمد رضا بریلوی ،فتاوی رضویہ (مطبوعہ مبارک پور ،اعظم گڑھ)ج ۲ ص ۵۱)

۱۳۳۵ھ میں محمد عبدالواحد خاں ،مسلم بمبئی اسلام پورہ نے سوال کیا کہ قادیانیوں سے کس پیرائے میں بحث کی جائے۔اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

سب میں بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلمات کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برسائی حشرات الارض کی طرح اہلے گہلے پھر رہے ہیں۔انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی توہینیں ،عیسی الصلوۃ والسلام کو گالیاں ،ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسی اور ان کی ماں پر ہیں ،ان کا جواب نہیں (اس کے علاوہ متعدد گنوائے ہیں)

دوسرا بھاری ذریعہ ان خبیث پیشن گوئیوں کا جھوٹا پڑنا ،جن میں بہت چمکتے ،روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں (ا

)لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی ،لیکن لڑکی پیدا ہوئی (۲)محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی ،لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی ،یہ دونوں واقعے اس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں)

غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں ،کہاں تک گنے جائیں اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو ٹالتے ہیں اور بحث کریں گے ،تو کا ہے ۔میں کہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے انتقال فرمایا ،مع جسم اٹھائے گئے یا صرف روح۔ مہدی وعیسی ایک ہیں یا متعدد۔ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے ۔ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر۔ ☆(احمد رضا بریلوی ،امام فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۲ ۔۳۱)

کیا مرزا مجدد ہو سکتا ہے۔

ڈیرہ غازی خاں سے ۱۳۳۹ھ میں عبدالغفور صاحب نے ایک استفتاء بھیجا کہ ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔مرزا صاحب مجدد وقت ہے ۔یہی لاہوری پارٹی کا موقف ہے ۔اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا:

مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا ،ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ من شک فی کفره و عذابه فقد کفر جو اس کے کافر ہونے

میں شک کرے ،وہ بھی کافر ،لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے ،جو گاندھی مشرک کو رہبر ،دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں۔ گاندھی پیشوا ہوسکتا ہے نہ مجدد ☆(احمد رضا بریلوی ،امام فتاوی رضویہ ج ،ص ۸۱)

المعتمد المستند ۱۳۲۰ھ میں مولانا شاہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کی عقائد میں تصنیف لطیف المعتقد المنتقد کی کتابت وطباعت کا سلسلہ جاری تھا ،اسی اثناء میں مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ نے اس پر حاشیہ لکھنے کی فرمائش کی ۔امام احمد رضا بریلوی نے مختلف مقامات پر قلم برداشتہ عربی حاشیہ تحریر فرما ،اپنے دور کے مبتدعین نو پیدا فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزائیوں کا بھی ذکر کیا فرماتے ہیں:

ان میں سے مرزائیہ بھی ہیں ،ہم انہیں غلام احمد قادیانی کی نسبت سے غلامیہ کہتے ہیں ،وہ اس زمانے میں پیدا ہونے والا دجال ہے ۔اس نے پہلے تو مسیح کے مماثل ہونے کا دعوٰی کیا ،بے شک اس نے سچ کہا ،وہ یقیناً مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے۔ پھر اس نے ترقی کی اور وحی کا دعوٰی کر دیا ،بخدا یہ بھی سچ ہے ۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے وکذلک جعلنا کل نبی عدوا شیطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنائے انسانوں اور جنوں کے شیطان کہ ان میں سے ایک خفیہ طور پر جھوٹی بات دوسرے پر القاء کرتا ہے دھوکہ دینے کے لئے۔ جہاں تک وحی کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کرنے اور اپنی کتاب براہین غلامیہ (براہین احمدیہ) کو کلام الہی قرار دینے والے کا تعلق ہے ،تو یہ بھی ابلیس کا القاء ہے کہ مجھ سے حاصل کر اور اللہ تعالی کی طرف منسوب کردے۔ پھر اس نے نبوت ورسالت کا جھوٹا دعوی کیا اور کہا اللہ تعالی وہ ذات ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور کہا کہ اللہ تعالی نے مجھ پر یہ نازل کیا ہے۔

انا انزلناه بالقاديان و بالحق نزل

بے شک ہم نے اسے قادیان میں نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا وہ کہتا ہے میں ہی وہ احمد ہوں جس کی بشارت حضرت عیسی علیہ السلام نے دی اور اللہ تعالی نے اس کا ذکر فرمایا:

مبشرا برسول ياتي من بعدى اسمه احمد

وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے فرمایا کہ تو اس آیت کا مصداق ہے

هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله

پھر اس نے اپنے نفس خبیث کو بہت سے انبیاء ومرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے افضل قرار دینا شروع کیا ۔خصوصا کلمتہ اللہ ،روح اللہ اور رسول اللہ ،حضرت عیسی علیہ السلام سے اپنے آپ کو افضل قرار دیا ،وہ کہتا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب اس پر اعتراض کیا گیا کہ تم حضرت عیسی علیہ السلام کی مماثلت کا دعوی کرتے ہو تو وہ روشن معجزات کہاں ہیں جو حضرت عیسی علیہ السلام لائے تھے ،مثلا مردوں کو زندہ کرنا ، مادرزاد نابینا اور برص کے مریض کو شفایاب کرنا اور مٹی کا پرندہ بنانا اور اس میں پھونک مارنا اور اس کا حکم خداوندی سے اڑ جانا ۔تو اس نے جواب دیا کہ عیسی علیہ السلام یہ سب کچھ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے زور سے کیا کرتے تھے اور اگر میں اس کو ناپسند نہ کرتا ، تو میں بھی ایسے کام کر دکھاتا۔اس کے چند مزید کفریات کا ذکر کر کے آخر میں فرماتے ہیں:

اس کے علاوہ اس کے بہت سے ملعون کفر ہیں ، اللہ تعالی مسلمانوں کو اس کے اور دیگر تمام دجالوں کے شر سے محفوظ فرماتے ☆(۔احمد رضا خاں ،بریلوی ،امام المعتمد المستند بناءنجا| الابد(مکتبہ حامدیہ ،لاہور)ص۹-۲۳۷)

حسام الحرمین

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے علمائے اہل سنت کی خدمت میں بھجوایا جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں۔ان میں سرفہرست مرزائیوں کا ذکر تھا ☆(احمد رضا بریلوی ،امام حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین(مکتبہ نبویہ ،لاہور)ص ۷-۱۵)اس استفتاء کے جواب میں حرمین شیفین کے علماء نے بالاتفاق مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔اس کے علاوہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے عقیدہ ختم نبوت اور رد مرزائیت میں مستقل رسائل بھی قلم بند فرمائے۔

جزاء الله عدوه

اس تصنیف لطیف کا تعارف خود حضرت مصنف قدس سرہ کی زبانی سنیئے ،فرماتے ہیں

اللہ و رسول نے مطلقا نفی نبوت تازہ فرمائی ۔شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ خاتم بمعنی آخر بتایا ،متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اس معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا (کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفا و خلفا ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا ،کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب

جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوه

۱۳۱۷ھ (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر پر ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب

عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیں نصوص ذکر کئے ، وللہ الحمد ☆(احمد رضا بریلوی ،امام فتاوی رضویہ ،ج۲ ،ص۵۹)

المبین ختم النبیین

۱۳۲۶ھ میں بہار شریف سے مولانا ابوالطاہر نبی بخش نے ایک استفتاء بھیجا ،جس میں دریافت کیا گیا کہ بعض لوگ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعض انبیاء کے خاتم ہیں)اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں ان میں سے کس کا قول صحیح ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمادیا۔فرماتے ہیں ’جو شخص لفظ خاتم النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے ،اس کی بات مجنون کی بک یاسرسامی کی بک ہے ،اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا ،جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص ☆(احمد رضا بریلوی ،امام فتاوی رضویہ ،ج۲ ،ص۵۸)

پھر خاتم النبیین میں تاویل کی راہ کھولنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں آج کل قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم شریعت جدیدہ مراد ہے۔اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج اور تابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے ☆(احمد رضا بریلوی ،امام فتاوی رضویہ ،ج۲ ،ص۵۸)

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

یہ رسالہ بھی امام احمد رضا بریلوی کے رشحات قلم سے ہے ،اس میں ختم نبوت کے منکر ،کلمۃ اللہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن ،جھوٹے مسیح ،مرزائے قادیانی کے شیطانی الہاموں کا رد کر کے عظمت اسلام کو اجاگر کیا ہے۔

السوء والعقاب

۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبدالغنی نے ایک استفتاء بھیجا ۔سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا ،عرصہ تک باہمی معاشرت رہی ،پھر مرد ،مرزائی ہوگیا ،تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے۔ساتھ ہی امرتسر کے متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے جواب میں ایک رسالہ السوء والعقاب علی المسیح (جھوٹے مسیح پر عذاب وعقاب)قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا بیان کر کے فتاوی ظہیریہ ،طریقہ محمدیہ ،حدیقہ ندیہ ،برجندی شرح نقایہ اور فتاوی ہندیہ عالمگیری)کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے ۔اب اگر بے اسلام لائے ،اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وتوبہ بغیر نکاح جدید کئے ،اس سے قربت کرے ،زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو ،یقیناً ولدالزنا ہو ،یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائرہ وسائر ہیں ☆(احمد رضا خاں بریلوی ،امام النسوء والعقاب (مسلم بک ڈپو ہاؤس ،لاہور)ص۲۱)

الجراز الدیانی

یہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف ہے ۔پیلی بھیت سے شاہ میر خاں قادری نے ۳ محرم ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا ،جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (قادیانی مرتد پر خدائی شمشیر براں)سپرد قلم فرمایا۔۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہوگیا۔

سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی ،جس سے قادیانی ،حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کئے جن میں واضح کیا کہ مرزائی ،حیات عیسی علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں۔ دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لئے مفید نہیں ۔پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دئے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے ۱۳۱۵ھ میں ایک سوال کے جواب میں ایک کتاب الصارم الربانی تصنیف فرمائی جس میں مسئلہ حیات عیسی علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا اور مرزا کے مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس ادعائے کاذب (مرزا کے مثل مسیح ہونے) کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولداعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مسمی کیا ۔یہ رسالہ حامی سنن ،ماحیٔ فتن ،ندوہ شکن ،ندوی افگن قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی ،صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد (پٹنہ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے ،طبع فرمادیا۔

بحمد اللہ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے ☆(احمد رضا بریلوی ،امام السوء والعقاب (مسلم بک ڈپو ہاؤس ،لاہور)ص ۵-۶)

مرزائے قادیانی نے نبوت کا دعوی کر کے قصر ختم نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی ۔علمائے اسلام نے حق کو واضح کیا اور اس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا ۔امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے جو استفتاء حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کیا تھا ،اس میں مرزا کے خرافات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی عبارات کا بھی تذکرہ تھا:

سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں ،مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات ☆(اس جگہ تقدم یا تاخر زمانی کے بالذات فضیلت ہونے کی نفی ہے ،لیکن آئندہ عبارت میں کہا گیا ہے کہ مقام مدح میں وخاتم النبیین فرمانا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے ۔اس میں نہ صرف بالذات بلکہ بالعرض فضیلت ہونے کی بھی نفی کر دی گئی ہے قادری) کچھ فضیلت نہیں ،پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے ☆(محمد قاسم نانوتوی تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ دیوبند)ص ۳)

اسی طرح یہ عبارت

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ☆(محمد قاسم نانوتوی تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ دیوبند)ص ۲۴)

علمائے عرب نے ان عبارات کی بناء پر بھی کفر کا فتوی صادر کیا ۔یہ فتاوی حسام الحرمین میں چھپ چکے ہیں ۔اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی ختم نبوت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے اور واقعۃً بھی یہی ہے کہ یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ اس قدر اہم اور نازک ہے کہ اس سلسلے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

بے بنیاد الزام

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کراچی کے ہوائی اڈے پر کہا:

آج کل کسی کو بدنام کرنا ہوتو اس پر قادیانی ہونے کا لیبل لگا دیا جاتا ہے ۔یہ بالعموم اس وقت کیا جاتا ہے ،جب موردالزام کے خلاف کوئی مواد دستیاب نہیں ہوتا ☆(روزنامہ جنگ ،لاہور شمارہ ۱۱مئی ۱۹۸۴ء)

بالکل یہی حال مخالفین اہلسنت کا ہے ،انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی کو بدنام کرنے کے لئے مواد دستیاب نہیں ہوتا ،تو یہاں تک کہنے سے بھی باز نہیں آتے :

مرزا غلام قادر بیگ جو انہیں (امام احمد رضا بریلوی کو) پڑھایا کرتے تھے۔نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے ☆(احسان الٰہی ظہیر البریلویہ (مطبوعہ لاہور)ص۲۰۔۱۹)

شیخ عطیہ محمد سالم نے اس جھوٹی بنیاد پر ایک اور عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کی کہ وہ کہتے ہیں:

ان پر یہ بات صادق آتی ہے کہ انگریزی استعمار کی خدمت کرنے میں قادیانی اور بریلوی دونوں بھائی ہیں ☆(احسان الٰہی ظہیر البریلویۃ (مطبوعہ لاہور)ص۴)

گذشتہ صفحات میں امام احمد رضا خاں بریلوی کے فتاوی کی ایک جھلک پیش کی جاچکی ہے جو مرزائے قادیانی سے متعلق ہیں ،ان کے باوجود ایسے گھناؤنے الزام لگانے والوں کے بارے میں یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے مواد دستیاب نہیں ہے ،ورنہ جھوٹے الزام کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

اس سلسلے میں چند امور قابل توجہ ہیں

امام احمد رضا بریلوی نے چند ابتدائی کتابیں (میزان ،منشعب وغیرہ)مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھی تھیں ،جب کہ ظہیر یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہی ان کے استاد تھے۔

مرزائے قادیانی کا بھائی مرزا غلام اور بیگ ،دنیا نگر کا معزول تھانیدار تھا ☆(ابوالقاسم رفیق دلاوری رئیس قادیان (مجلس ختم نبوت ،ملتان)ج ۱ ص ۱۱) جو پچپن برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا ☆(ابوالقاسم رفیق دلاوری رئیس قادیان (مجلس ختم نبوت ،ملتان)ج ۱ص۱۴)جب کہ امام احمد رضا بریلوی کے استاد مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ پہلے بریلی میں رہے ،پھر کلکتہ چلے گئے اور بریلی سے بذریعہ استفتاء رابطہ رکھتے رہے ۔ملک العلماء مولانا ظفرالدین بہاری فرماتے ہیں:

میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم ومغفور (مرزا غلام قادر بیگ)کو دیکھا تھا ،گوراچٹا رنگ عمر تقریبًا اسی سال ،داڑھی ،سر کے بال ایک ایک کر کے سفید ،عمامہ باندھے رہتے تھے ۔جب کبھی اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لاتے ،اعلیٰ حضرت بہت ہی عزت وتکریم کے ساتھ پیش آتے ۔ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ ،امرتلالین میں تھا ،وہاں سے اکثر سوالات جواب طلب بھیجا کرتے ۔فتاوی میں اکثر استفتاء ان کے ہیں ۔انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلی حضرت نے رسالہ مبارکہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین تحریر فرمایا ہے ☆(محمد ظفر الدین بہاری ،ملک العلماء حیات اعلیٰ حضرت (مکتبہ رضویہ ،کراچی)ج ۱ ص ۳۲)

فتاوی رضویہ مطبوعہ مبارک پور انڈیا جلد سوم کے ص ۸ پر ایک استفتاء ہے جو مرزا غلام قادر بیگ کا ۲۱ جمادی الاخرہ ۱۳۱۴ھ کا بھیجا ہوا ہے۔

ان تفصیلات کے مطابق معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزائے قادیانی کا بڑا بھائی اور امام احمد رضا بریلوی کے استاد قطعا دو الگ الگ شخصیتیں ہیں ۔وہ قادیان کا معزول تھانیدار ،یہ مدرس ٹائپ مولوی ،وہ پچپن سال کی عمر میں مرگیا ۔یہ اسی سال کی عمر میں حیات تھے ۔وہ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا ،یہ ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء میں حیات تھے ،کیوں کہ عادۃ ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ وہ ۱۸۸۳ء میں چل بسے ہوں اور وفات کے چودہ سال بعد ۱۸۹۷ء میں کلکتہ سے بریلی استفتاء بھیج دیا ہو۔

پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:

یہ افترائے محض ہے ،مرزا غلام قادر بیگ بریلوی قطعا دوسری شخصیت ہیں ،میں تفصیلی جواب ارسال خدمت کروں گا ،اطمینان فرمائیے

☆(مکتوب بنام راقم تحریرا۳ مئی ۱۹۸۳ء)

تشکر

پیش نظر نایاب رسالہ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی حضرت اقدس مولانا تقدس علی خان مدظلہ شیخ الجامعہ ،جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ (سندھ) کی عنایت سے دستیاب ہوا ۔۱۹۸۲ء میں جب آپ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر بریلی شریف تشریف لے گئے تو محض یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے بریلی سے پیلی بھیت گئے اور واپسی پر لاہور یہ رسالہ عنایت فرماتے گئے۔

مولانا اظہار اللہ ہزاروی سلمہ (ریسرچ سکالر) نے اس رسالہ پر تخریج کا کام کیا ہے ۔آیات واحادیث اور دیگر عبارات کے حوالوں کی نشان دہی کی ہے۔

مرکزی مجلس رضا لاہور نے اس رسالہ مبارکہ کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے مولائے کریم اپنے فضل وکرم سے ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نوٹ:۔ رسالہ مبارکہ الجراز الدیانی کی جدید کتابت میں پیرا گرافنگ اور آیات واحادیث کے ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ۔ترجمہ قوسین (بریکٹ) میں دیا گیا ہے ۔جس آیت کا ترجمہ ،کنز الایمان ،ترجمہ قرآن از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ سے لیا گیا ہے ،وہاں ترجمہ کے آخر میں ک کا نشان دیا گیا ہے ۔حاشیہ میں حوالوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے خواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

سوال نمبرا کریمہ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا و ھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون

(اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں ،مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ۔ک)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللّٰہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جب کہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے۔

(۲)صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار ،حدیث ۱۱۱۸)

لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مسجد

(اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا)

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہما الصلوۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہ فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ و الرسول آیات الٰہیہ ،احادیث نبویہ

ثبوت ممات عیسی علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیوں کر ان کو زندہ مان لیا جائے۔

میں ہوں حضور کا ادنی خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ

ساکن پیلی بھیت

۳ محرم الحرام سن ۱۳۴۰ء

الجواب

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

(۱) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکر ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسی رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ و تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی سہل ☆ (علامہ جلال الدین سیوطی شرح الصدور مطبوعہ خلافت اکیڈمی، سوات ص ۷۸) خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسی علیہ السلام، اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے ان کا نزول کیوں کر ممتنع ہو گیا۔ انبیاء علیہم الصلو| والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں

الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون

(انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں)

(۲) معاذ اللہ! کوئی گمراہ بد دین یہی مانے کہ ان کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا۔ وعدہ و حرام علی قریه اهلکنها انهم لایرجعون ☆ (القران پ ۱۷ سورا النساء آیت ۹۵) (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں، ک) ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلاۃ والسلام، قال الله تعالی فامات الله مائه عام ثم بعثه ☆ (پ ۳ البقرا آیت ۲۵۹) (تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا ۱۲ ک،) چاروں طائران خلیل علیہ الصلاۃ والسلام، قال الله تعالی ثم اجعل علی کل جبل منهن جزئا ثم ادعهن یاتینک سعیا ☆ (پ ۳ البقرا آیت ۲۶۰) (پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ۱۲ ک)

ہاں مشرکین ملاعین منکرین بعث اسے محال جانتے ہیں اور دوبارہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام قادیانی بھی اس قادر مطلق عز جلالہ کو معاذ اللہ صراحتہ عاجز مانتا اور دافع البلاء کے ص ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے۔

خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے ☆ (مرزا قادیانی دافع البلاء (مطبوعہ ربوہ) ص ۳۴)

مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

افعیینا بالخلق الاول بل هم فی لبس من خلق جدید ☆ (ق آیت ۱۵) (تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں۔ ک)

جب صادق و مصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کے نزول کی

خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیر قدرت و جائز ، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیفائے اجل کے لئے ہے ، اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانع اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے ، قال اللہ تعالی الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم و ھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ☆ (پ۲ البقرہ آیت ۲۴۳) (اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے ، تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ ، پھر انہیں زندہ فرما دیا ۔ک) قتادہ نے کہا اماتھم عقوبہ ثم بعثوا لیتوفوا مد | اجالھم ولو جائت اجالھم مابعثوا

(۴) اس وقت حیات و وفات حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں ، یہ بلا شبہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفات مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ عیسی رسول اللہ ، بے باپ سے پیدا ابن مریم کیوں کر ہو سکا۔ قادیانی اس اختلاف کو پیش کرتے ہیں ، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسی آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا ، اسے نزول عیسی فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا۔ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جھنم و سائت مصیرا ☆ (پ۵ النساء آیت ۱۱۵) (مسلمانوں کی راہ سے جدا رہا چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ۔ک) کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے مثیل مسیح مراد لینا تحریف نصوص ہے کہ عادت یہود ہے ، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں یحرفون الکلم عن مواضعہ ، ایسی تاویل گڑھنی نصوص شریعت سے استہزاء اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے ، جس جگہ جس شے کا ذکر آیا ، کہہ سکتے ہیں وہ شے خود مراد نہیں ، اس کا مثیل مقصود ہے ، کیا یہ اس کی نظر نہیں جو اباحیہ ملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بفض باطل انیھم برعلم ، پھر اس سے قادیان کا مرتد ، رسول اللہ کا مثیل کیوں کر بن بیٹھا۔ کیا اس کے کفر اس کے کذب ، اس کی وقاحتیں ، اس کی فضیحتیں ، اس کی خباثتیں ، اس کی ناپاکیاں ، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں ، چھپ سکیں گی۔ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا۔ اس کے خروار ہزارہا کفریات سے مشتے نمونہ ، رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب وقہر الذیان علی مرتد بقادیان ونور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا ، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا ، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا ، مسلمان بھی ہونا محال ، نہ کہ رسول اللہ کی مثال قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلو | والسلام کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے ، یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے قالت انی یکون لی غلم ولم یمسسنی بشر و لم اک بغیا قال کذلک قال ربک ھو علی ھین و لنعلہ ایہ

للناس و رحمه منا و کان امرا مقضیا ☆(پ۱۶ مریم آیت
۲۱) (بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا ، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا ، نہ
میں بدکار ہوں ، کہا یونہی ہے ، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان
ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے
ایک رحمت اور یہ امر ٹھہر چکا ہے ۔ک) انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا
فنادھا من تحتھا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک
سریا ☆(پ۱۶ مریم آیت ۲۴ الایت) (تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز
دی کہ تو غم نہ کر ، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے)۔علی
قراء من تحتھا بالفتح فیھما و تفسیرہ بالمسیح
علیه الصلوة والسلام (اس قرائت پر جس میں من کی میم مفتوح
اور تحتہا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسی علیہ الصلوۃ
والسلام سے کی گئی ہے)

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی یکلم الناس
فی المھد و کھلا ☆(پ۳ آل عمران آیت ۴۶) (لوگوں سے بات
کرے گا پالنے میں اور کی عمر میں ۔ک)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی ، نبوت دی گئی
قال انی عبد الله اتنی الکتب و جعلنی نبیا ☆(پ۱۶
مریم آیت ۳۰) (بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور
مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا ۔ک)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی
گئیں وجعلنی مبرکا اینما کنت ☆(پ۱۶ مریم آیت ۳۱) (اور
اس نے مجھے مبارک کیا میں ہیں ہوں ۔ک)

برخلاف کفر طاغیہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے
دنیا کو تباہ کردیا ، انہیں اپنے غیبوں پر مسلط کیا علم الغیب فلا یظھر
علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ☆(پ۲۹ جن
آیت ۲۶) (غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے
اپنے پسندیدہ رسولوں کے ۔ک)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں
میں چھپ کر اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے
اندر ، وہ سب ان پر آئینہ تھا وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون
فی بیوتکم ☆(پ۳ آل عمران آیت ۴۹) (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم
کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ۔ک)

انہیں توراۃ مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا و مصدقا
لما بین یدی من التوره ولاحل لکم بعض الذی حرم
علیکم ☆(پ۳ ال عمران آیت ۵۰) (اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے
پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں
جو تم پر حرام تھیں ۔ک)

انہیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفاء دے
دیتے و تبری الاکمه والابرص ☆(پ۷ مائدہ آیت ۱۱۰) (اور تو
مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفاء دیتا ۔ک)

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے واذ تخرج الموتی
باذنی ☆(پ۷ مائدہ آیت ۱۱۰) واحی الموتی باذن الله
☆(پ۳ ال عمران آیت ۴۹) (اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا
ک) اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے ک)

ان پر اپنے وصف خالقیت کا پرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت
خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اڑتا چلا جاتا واذ
تخلق من الطین کھیئه الطیر باذنی فتنفخ فیھا
فتکون طیرا باذنی ☆(پ۷ مائدہ آیت ۱۱۰) (اور جب تو مٹی سے
پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم
سے اڑنے لگتا ۔ک) ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ

کیوں کرمثیل مسیح ہوگیا۔

اخیر کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفاء دینا ، مردے جلانا مٹی کی مورت میں پھونک سے جان ڈال دینا ، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بنتا ہے ، ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم لہذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ وہ معجزے نہ تھے ، مسمریزم کے شعبدے تھے ، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا ، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا (اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے) ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے ، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے الا لعنه الله على الكفرين

قادیانی خذلہ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳ ، ۴ ، ۵ ، ونوٹ آخر ص ۱۵۱ تا آخر ص ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں ۔ یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول :۔

ملعون ازالہ ص ۱۳ احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں۔

ملعون ازالہ ص ۴ کیا تالاب کا قصد مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ملعون ازالہ ص ۵ شعبدہ بازی اور در اصل بے سود عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ، بڑھئی کا کام در حقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے ۔ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں ، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں ۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں ۔ سب امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں ۔ مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں ، امسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے ۔ یہ قدر کے لائق نہیں ، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا ۔ اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ ہے ، جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے ، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات ، جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی ، مسیح کے معجزات اس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا ، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گئو سالہ۔

مسلمانو دیکھا! ان ملعون کلمات میں وہ کونسی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیات قرآن کی نہ کی ، اتنے ہ ی جملوں میں تینتیس کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں ، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات و آیات و بینات اور یہ مردود مطرود و مرتد و مورد آفات اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزمی تھے ، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی الا لعنته الله على الظلمين (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے ، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے ، دافع البلاء ص ۴ مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیوں کہ وہ (یحیی) شراب نہ پیتا تھا ، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی ، اسی وجہ سے خدا

نے یحیی کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے ☆(مرزا غلام احمد قادیانی دافع البلاء (مطبع ضیاء الاسلام ،قادیان)ص ۵ ۔۶)

ضمیر انجام آتھم ص ۷: آپ (یعنی عیسی) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسی بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے)ورنہ کوئی پرہیز گار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے ،زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے ،اپنے بال اس کے پیروں پر ملے ،سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کسی چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔

ص ۶ حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۷ آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے کچھ نہ تھا ،آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ہے ،تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے اپ کا وجود ہوا ۔یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک بحیلہ باطلہ مناظرتہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ،اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسی بن مریم کو نادان ،شریر ،مکار ،بدعقل ،زنانے خیال والا ،فحش گو ،بدزبان ،کٹیل ،جھوٹا ،چور علمی عملی قوت میں بہت کچا ،خلل دماغ والا ،گندی گالیاں دینے والا ،بدقسمت نرا فریبی ،پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دئے اور اس کے تین کفر اوپر گذرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا ،مسیح فتنہ تھا ،مسیح کے فتنے نے دنیا کو تباہ کر دیا ۔یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا غرض تیس سے اونچے اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے ۔اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے بھی دس وصف قبول کر لے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن ،بدمعاش ،فریبی ،مکار ،زنانے خیال والا ،کٹیل بھی جھوٹا ،چور ،گندی گالیوں والا ،ابلیس کا چیلہ ،کنجریوں کی اولاد ،کسبیوں کا جنا ہے ،زنا کے خون سے بنتا

ہے تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیل مسیح ہے مگر کونسے مسیح کا۔اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم و مزعوم ہے الا لعنه الله على الظلمین

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات وحیات مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر ،کیسی عبث بحث ،کیسی تضیع وقت ،کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے؟

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک وبے اصل پادر ہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیات رسول اللہ علیہ الصلو والسلام پر پیش کئے ۔ایسی مہمل عیاریوں کیا دیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہشت پہلے قادیانی کے کفر اٹھاؤ یا اسے کافر مان کر توبہ کرو ،اسلام لاؤ ،اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنی المذہب سے جواب شبہات گزارش کرتے ہیں وباللہ التوفيق

پہلا شبہہ کریمہ والذین یدعون من دون الله الایه

اقول اولا یہ شبہہ مرتدان حال نے کافران ماضی سے ترکہ میں پایا ہے ،جب آیہ کریمہ انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون ☆(پ۱۰الانبیاء آیت ۹۸) (اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ۔ک)نازل ہوئی کہ بے شک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ۔مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسی اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں ،اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئک عنها مبعدون

لا یسمعون حسیسها ☆(ص ۱۷ الانبیاء آیت ۱۰۱) وہ جن کے لئے ہم بھلائی کا وعدہ فرما چکے وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں ،ان کی بھنک تک نہ سنیں گے ،قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم وطبرانی و ابن مردویہ اور حکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:۔

لما نزلت انکم وما تعبدون میں دون الله حصب جهنم انتم لها واردون قال المشرکون فالملئکه و عیسی و عزیر یعبدون من دون الله فنزلت ان الذین سبقت لهم منا الحسنی اولئک عنها مبعدون ☆(ابوعبداللہ حاکم مستدرک (مطبع دار الفکر ،بیروت)ج ۲ ص ۳۸۵)

(جب یہ آیت نازل ہوئی انکم وما تعبدون الایه تو مشرکین نے کہا ملائکہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت الایه بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں)

ثانیا یدعون من دون الله یقیناً مشرکین ہیں اور قرآن عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا ان کے احکام ان سے جدا رکھے ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرکہ سے باطل ان کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا ،ان کا مردار قال الله تعالی لم یکن الذین کفروا من اهل الکتب والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینه ☆(پ۳۰ البینۃ آیت ۱) (کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے ۱۲ک)

وقال تعالی ان الذین کفروا من اهل الکتب والمشرکین فی نار جهنم خلدین فیها اولئک هم شر البریه ☆(پ۳۰ البینۃ آیت ٦) (بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ،ہمیشہ اس میں رہیں گے ،وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں ۔ک)

وقال تعالی ما یود الذین کفروا من اهل الکتب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم ☆(پ۱ البقرۃ آیت ۱۰۵) (وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ،وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ۱۲ک)

وقال تعالی لتجدن اشد الناس عداوا للذین امنوا الیهود والذین اشرکوا و لتجدن اقربهم مودا للذین امنوا الذین قالوا انا نصاری ☆(ص٦ مائدہ آیت ۸۲) (ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے ۔ک)

وقال تعالی الیوم احل لکم الطیبت و طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم و طعامکم حل لهم والمحصنت من المومنت والمحصنت من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ☆(پ٦ مائدہ آیت ۵) ولا تنکحوا المشرکت حتی یومن ☆(پ۲ البقرہ آیت ۲۲۱) (اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو ،جب تک مسلمان نہ ہو جائیں ۔ک)

جب قرآن عظیم یدعون من دون الله میں نصاری کو داخل نہیں فرماتا ۔اس الذین میں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کیوں کر داخل ہو سکیں گے۔

ثالثا سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم ،قراء سبعہ کی قرائت تدعون بہ تائے خطاب ،تو بت پرست ہی مراد ہیں اور الذین یدعون اصنام۔

رابعا خود آیہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء عموما اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والتسلیم خصوصا مراد نہیں ۔یہاں

فرمایا اموات غیر احیاء اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا غیر احیاء یہ وہ مردے ہیں کہ انہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نرے جماد ہیں ۔یہ بتوں ہی پر صادق ہے ، تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے۔

حیث کان بعض الاموات مما یعتریه الحیاة سابقا اولا حقا کاجساد الحیوان والنطف التی ینشئها الله تعالی حیوانا احترز عن ذلک فقیل غیر احیاء ای لایعتریها الحیوة اصلا فهی اموات علی الاطلاق ☆(محمد بن محمد العمادی تفسیر ابی السعود ج۵ ص۱۰۶) (بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلا نطفہ جسے اللہ تعالی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں)

خامسا رب عزوجل فرماتا ہے

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما اتهم الله من فضله ☆(پ۴ آل عمران آیت ۱۶۹)

(خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں ،روزی پاتے ہیں ،اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں)

اور فرماتا ہے

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون ☆(البقرۃ آیت ۱۵۶) (جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں)

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام ، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کہے سمجھے جائیں ، یقیناً قطعاً ایمانا وہ احیاء غیر اموات ہیں نہ کہ عیاذا باللہ اموات غیر احیاء ، جس وعدہ الہیہ کی تصدیق کے لئے ان کو عروض موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعا شہداء کو بھی لازم ہے کل نفس ذائقه الموت ☆(پ۱۷ الانبیاء آیت ۳۵) (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ک) پھر جب یہ احیاء غیر اموات ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد احیاء غیر اموات ہیں نہ کہ اموات غیر احیاء

سادسا آیہ کریمہ میں وهم قد خلقوا بصیغہ ماضی نہیں کہ وہ پیدا کئے گئے بلکہ وهم یخلقون بصیغہ مضارع ہے کہ دلیل تجدد و استمرار ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے ، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعا آیہ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلب کلی فرمایا کہ لایخلقون شیئا اور قرآن عظیم نے عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی واذ تخلق من الطین کهیئه الطیر اور ایجاب جزئی نقیض سلب کلی ہے تو عیسی علیہ الصلوۃ والسلام پر صادق نہیں ، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اموات قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ ، بر تقدیر ثانی یقیناً انس وجن وملک سے کوئی مراد نہیں ہو سکتا کہ ان کے لئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت ، بر تقدیر اول قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو ، یہ ضرور عیسی و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام سب کے لئے ثابت ، بے شک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے ، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی ورنہ یدعون من دون الله میں ملائکہ بھی داخل ہیں ، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں اور یہ باطل ہے ۔تفسیر انوار التنزیل میں ہے

(اموات)حالا او مالا غیر احیاء بالذات لیتناول کل معبود ☆(عبداللہ بن عمر البیضاوی انوار التنزیل مطبوعہ مصر ج۱ ص۴۵۵)

تفسیر نعنایۃ القاضی میں ہے

فالمراد مالاحیوۃ له سواء کان له حیوۃ ثم مات کعزیر اور سیموت کعیسی والملائکه علیهم السلام اولیس من شان الحیوت کالاصنام ☆(حاشیه شهاب المشهور بعنایه القاضی ج۵ص۳۲۲)

یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت ،یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسی وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام۔

منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہہ ہر پہلو پر مردود ہے ،وللہ الحمد

شبہہ دوم لعن الله الیهود والنصاری اقول المرزائیه لعنا کبار (میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اولا انبیائھم میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسی سے یحیی علیہما الصلوۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود ونصاری سب نے مسجد کرلیا ہو ،یہ یقیناً غلط ہے جس طرح ویقتلھم الانبیاء بغیرحق میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے قال تعالی فریقا کذبتم و فریقا تقتلون اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا داخل کرلینا ادعائے باطل ومردود ہے ۔یہود کے سب انبیاء نصاری کے بھی انبیاء تھے یہود ونصاری کا ان میں بعض کی قبور کریمہ کو (مسجد بنالینا)صدق حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصاری کے انبیاء کہاں ہیں ،ان کے تو صرف ایک عیسی نبی تھے ،ان کی قبر نہیں ،ایک جواب یہی دیا جو بتوفیقہ تعالی ہم نے ذکر کیا کہ:

اوالمراد بالاتخاذ اعم من ان یکون ابتداعا او اتباعا فالیهود ابتدعت والنصاری اتبعت و لاریب ان النصاری تعظم قبور کثیر من الانبیاء الذین تعظمهم الیهود

(انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداء ہو یا کسی کی پیروی میں ،یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی اور اس میں شک نہیں کہ نصاری بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں)

ثانیا امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا ،اواقعہ یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصاری اپنے صالحین کی قبروں کو ،ولہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ میں در بارہ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے

ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال قاتل الله الیهود اتخذوا قبور انبیائهم مساجد

☆(ابن حجر عسقلانی امام فتح الباری شرح صحیح بخاری مطبوعہ بیروت ج۱ص۴۴۴)

(فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اللہ تعالی یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا)

اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا میں جب کہ تنہا نصاری کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا ،انبیاء کا نام نہ لیا کہ:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولئک قوم اذا مات فیهم العبد الصالح بنوا علی قبره مسجدا و صوروا فیه تلک الصور ☆(محمد بن اسمعیل بخاری بخاری شریف مطبع مجتبائی ج۱ص۶۲)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصاری وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے)

اور صحیح مسلم ہدیث جندب رضی اللہ تعالی عنہ میں یہود ونصاری دونوں کو عام تھا

انبیاء وصالحین کو جمع فرمایا کہ

سمعت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال الا ومن کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم و صالحیہم مسجد ☆(محمد بن اسمٰعیل بخاری بخاری شریف مطبع مجتبائی ج ا ص ۶۲)

(میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے)

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح ہوتا ہے

ثالثاً اقول چالاکی بھی سمجھے! یہ فقط قبر عیسی ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے ۔قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشن گوئیاں وغیرہا ہیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال ،اس سے قادیانی کا سرا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہوگیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے ،اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چارسو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے ،یہ اس مرتد کے اکٹھے چارسو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے ،قال اللہ تعالی کذبت قوم نوح المرسلین تو اس نے چارسو ہر نبی کی تکذیب کی ،اگر انبیاء ایک ☆(کمارواہ احمد و ابن حبان و الحاکم والبیہقی وغیرہم عن ابی ذرو ہولاء و ابن ابی حاتم و الطبرانی و ابن مردویہ عن ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہما ۱۲ منہ غفرلہ)لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر اور اگر دو لاکھ ☆(کمافی روایہ علی ما فی شرح عقائد نسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیہما ۱۲ منہ غفرلہ)چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندراج کفر میں اور ترقی معکوس کر کے اسفل سافلین میں پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں ۔اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کہ نصاری نے عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر کو مسجد کرلیا یہ صریح سپید جھوٹ ہے ،نصاری ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے ،اسے مسجد کرلینا تو دوسرا درجہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (کے دشمنوں)نے (خاک بدہن ملعونان)کیسی صریح جھوتی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے چھکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قدانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاری مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں ،کہاں بتاتے ہیں ،کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ذکر کیا ،اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے۔ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے۔اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذمہ معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و اعدلہم عذابا مھینا ☆(پ۲۲ الاحزاب آیت ۵۷)بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔ک)کے گرائے میں پڑے الا لعنہ اللہ علی الظلمین کیوں ،حدیث سے موت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون واللہ تعالی اعلم